یزیدِ پلید کے اندھے پجاریوں کی

ایک

جدید شعبدہ بازی

از

علی احمد الحنیفی الواسطی الامروہوی

چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد

غالباً اکثر ناظرین کو علم ہوگا کہ اکتوبر گذشتہ میں ناچیز راقم نے دیوبند کے ایک دیوھ بین اور سُنّی نما یزیدی المشرب کی گستا
ٹی کے جواب میں (جس کو اُس نے محمود احمد سابق مشہور بہ عباسی الامروہوی ثم الیزیدی الکراچوی کی ایک بدنام کنندہ اہلِ سنت
تاب " خلافتِ معاویہ ویزید" کی تائید وحمایت میں بکمال وقاحت وجسارت مشتہر کیا تھا)
بیس صفحات کی ایک مختصر مگر مدلل اور زلزلہ افگن کھلی چھٹی دہلی سے شائع کی تھی۔ جو ایک بڑی تعداد میں تمام ہندوستان
پاکستان کے مختلف مقامات پر بلاقیمت بہ ادائے محصول ڈاک بھیجی گئی تاکہ ایسا نہ ہو کہ عوام اہلِ سنت اس مفتری وکذاب کو اپنا ہمجنس اور
مسلک سمجھ کر اور اس کے مغویانہ ہفوات سے دھوکا کھا کر اپنے مذہبی عقائد حقہ اور صراطِ مستقیم سے برگشتہ ہو جائیں اور
ید پلید پر ایمان لاکر گئو سالہ پرستی کرنے لگیں۔ اور اس طرح گمراہ ہو کر دینِ محمّدی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

تین مہینے تک تو کسی یزیدی کو جرأت نہ ہوئی کہ اس محققانہ رسالے کا کوئی معقول یا نامعقول جواب لکھ کر اپنی دیانتداری
چائی کو ثابت کرتا۔ آخر جب کچھ بس نہ چلا، تو عالم یاس میں منچلے یزیدیوں کے پیٹ میں درد اٹھا۔ اور انھوں نے غیظ انفعال
اپنے مصنوعی زنارِ سُنّی کو جو عوام کو فریب دینے کے لئے زیبِ بدن کئے ہوئے، توڑ کر کھلم کھلا جھوٹی کارروائی اور بہتان بندی
کمر باندھ لی۔ چنانچہ اسی ماہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں چوروں کی طرح ایک مصنوعی اور جھوٹا اشتہار میرے نام سے چھاپ دیا۔ جس
نہ مقام اشاعت کا نام ہے، نہ مطبع کا نام جہاں وہ چھپوایا گیا۔ یا للعجب۔

اس جعلی اشتہار میں میری طرف سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ کھلی چھٹی کسی اور شخص نے میرے نام سے شائع کردی ہے۔ میرا اس
ے کوئی تعلق نہیں۔ کیا خوب اس جھوٹ کا بھی کوئی ٹھکانا ہے کہ میں ابھی فضلِ الٰہی سے زندہ بیٹھا ہوں اور میرے منھ پر یہ جھوٹ۔
ہی بے باکی اور دلیری کے ساتھ جھوٹ بولتے ہوئے ہم نے کسی کو نہ کہیں دیکھا نہ سنا تھا۔ تعجب ہے کہ اگر اس اشتہار کے لکھنے
خدا کا خوف نہ تھا۔ یہ دیکھ کر کہ خدائے علیم وحکیم نے دنیا میں ان یزیدیوں پر حضرت بشیر و نذیر رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
ے وجود مسعود کے باعث ابھی تک اس قسم کا عذابِ الیم نازل نہیں کیا۔ جیسا کہ پہلی امتوں پر نازل ہوتا تھا۔ تو کم از کم اس کو
خیال تو ہوتا کہ دنیا کے ذی شعور اور آنکھوں والے اس کے اس علانیہ دجل وفریب کو دیکھ کر کیا کہیں گے۔ اور کس طرح اس کا
سفید جھوٹ زیادہ دنوں تک چھپا رہ سکے گا۔

اے نابکار! آفرین ہے تیری اس جرأت اور دیدہ دلیری پر جس کا سبق تو نے اپنے باطل کوشش اور ایمان فروش اسلاف سے
یکھا ہے۔ واقعہ تو یہ ہے کہ تو نے اپنی بے مثال بازی گری سے تمام بازیگروں کے ریکارڈ کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ جب یہی حال ہے

توتمام دنیا کے جھوٹے، تجھ کو اپنا اُستاد سمجھ کر تیری جے پکاریں گے۔ اور تیرے آگے ڈنڈوت کریں گے۔
اے ظالم! کس قدر شرم کا مقام ہے کہ تو نے یہ لعنتی اشتہار لکھ کر معمولی حیا و غیرت اور دین و ایمان سب کو اپنے امام نار کی تقلید میں بالائے طاق رکھ دیا۔
مقامِ عبرت ہے کہ کسی عارف باللہ نے شجرۂ ملعونہ کے وارثِ حقیقی یعنی مُعاویہ والے فرعونِ وقت کی بابت جو کہا تھا، وہ اس وقت تیرے اس شرمناک کرتوت کے باعث منجملہ اور تیرے اولیاء و شیاطین کے ایک حد تک تجھ پر بھی صَادق آرہا ہے۔ یعنی:۔

"کردی آں کارے کہ فرعوں در زمانے خود نہ کرد
شد قلم شرمندہ در دستِ 'کراماً' کاتبین"

چونکہ اتفاق سے مجھے اس جعلی اشتہار کی صرف ایک ہی کاپی بمشکل دستیاب ہوئی ہے۔ اور معلوم ہوا کہ میرے وطن کے میرے اعزّا و احباب سے اس کو پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اس لئے میں اس کا جواب لکھنے سے پہلے مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کی بجنسہٖ نقل کر دوں۔ تاکہ ہر کس و ناکس کو یہ معلوم ہو جائے کہ اہلِ سنت ہرگز ایسی سفیہانہ اور غیر دین دارانہ کارروائی کی جسارت نہیں کر سکتے۔ اُن کی شان اس سے کہیں اجل و ارفع ہے کہ وہ ایسے مزخرفات و اکاذیب کی طرف توجہ کریں۔

؎ فکر ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست

واقعہ یہ ہے کہ آج کل اہلِ سنت کے بھیس میں کچھ ایسے یزیدی جمع ہو گئے ہیں جو غیر شعوری طور پر یزید کی محبت میں دلی اپنی فطرت کا علانیہ مظاہرہ کر کے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ دنیا میں یزیدیت کا وجود ہی محض دروغ بافیوں اور افترا پردازیوں پر قائم ہوا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوتے کہ انھوں نے یزیدی گھروندے کو اپنے ہاتھوں ہی سے مسمار کر دیا۔ جیسا کہ سورۂ حشر کے رکوع میں یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ کے الفاظ اس طرف غمّازی کر رہے ہیں۔

اس مصنوعی اور جعلی اشتہار سے یہ بھی المنشرح ہو گیا کہ اگر فی الحقیقت یزیدی فرقہ کا کچھ بھی تعلق مذہبِ اسلام سے ہوتا تو کبھی ایسے لعنتی جھوٹ اور خدع و فریب کو اپنا طرّہ امتیاز نہ بناتا۔ کیونکہ قرآن مجید میں جھوٹوں پر صاف صاف لعنت کی گئی ہے۔

اب اس یزیدی اشتہار کو ملاحظہ فرمائیے جو درج ذیل ہے

(نقل اشتہار مذکور)

دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

تردید

منجانب :- علی احمد الحنیفی الواسطی الامروہوی

نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کرنا پڑ رہا ہے کہ میری سادہ لوحی، حق پرستی، مذہبی ذمہ داری اور ہر دلعزیزی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے چند
شمنانِ اہل بیت نے جن کا ہمیشہ سے یہ کام رہا ہے کہ اپنی بے بنیاد، جھوٹی، لغو، اور گھڑی ہوئی روایات اور فرسودہ تصانیف کو سنی علماء کے نام سے
سوب کر کے سنی عوام کو دھوکا دیتے رہے ہیں۔ آج بھی بیس صفحات پر مشتمل ایک رسالہ "کھلی چٹھی بنام حامیان خلافت معاویہ رضؓ و یزید رضؓ" میرے نام
ے شائع کر دیا ہے تاکہ سیدھے سادھے سنی عوام کو بدظن کیا جا سکے۔ میں پر زور الفاظ میں تردید کرتا ہوں کہ میرا اس رسالہ سے کوئی تعلق نہیں ہے
یں ایسی بیہودہ بکواس کرنے کا عادی ہوں۔ اور نہ کسی فاضل مصنف کی شان میں غیر مہذب اور ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں۔ جہاں
" خلافت معاویہ رضؓ و یزید رضؓ" کا تعلق ہے میں اس پر تبصرہ کرنا نہیں چاہتا۔ مگر پابند رسم و روایات اور فسانہ دیرینہ میں گم ہو کر حقیقت سے انکار کرنا
چاہتا نہیں۔ ایک محقق کی ٹھوس تحقیق اور ایک حق پسند مصنف کی مدلل تحریر نے دروغ گوئی کو مشتبہ ضرور کر دیا ہے۔ اس لئے زیادہ دنوں تک
اقت کی پردہ پوشی نہیں کی جا سکتی۔ میں سنی عوام سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس منافقت کو سمجھ گئے ہوں گے اور میرے اس تردیدی بیان سے مطمئن
گئے ہوں گے۔ آخر میں، میں اس کتاب پر جو میرے نام سے منسوب کی گئی ہے اور ان شیطانوں پر جنھوں نے اسے لکھا ہے لعنت بھیجتا ہوں اور لاحول
پڑھتا ہوں۔ آپ بھی لاحول پڑھیے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

فقیرِ بے نوا ——————— علی احمد امروہوی عفی عنہٗ

نوٹ :- میری دو تازہ تصانیف "حضرت امِ کلثوم" اور "بنتِ ابوجہل" عنقریب منظرِ عام پر آنے والی ہیں۔ انتظار کیجئے۔

علی احمد امروہوی ۱۲۶۴ - حویلی حسام الدین بلیماران دہلی ۶

(ھذا النقل مطابق اصل
علی احمد امروہوی عفی عنہٗ)

اس اشتہار کا مصنوعی اور جعلی ہونا تو میں بیان کر چکا۔ اب مجھے صرف اس قدر کہنا ہے کہ میرے رسالہ کھلی چٹھی کو شروع سے آخر تک
بہ نظر انصاف دیکھا جائے تو کوئی صاحب عقل و فہم یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے اندر کوئی ایسی بے بنیاد، جھوٹی اور گھڑی ہوئی روا
سُنّی علماء کے نام سے غلط منسوب کر کے لکھی گئی ہے جس سے سُنّی عوام کو دھوکا دینا متصور ہو سکے۔ جیسا کہ اشتہار نویس
میری طرف سے لکھ کر سُنّی عوام کو دھوکا دینے کا قصد کیا ہے۔ جس کسی کو شبہ ہو وہ پھر اس کو دیکھ سکتا ہے۔ جس سے بہ
اس بیان کی تصدیق ہو گی کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ خدا اور رسولؐ کی کھلی ہوئی آیات و احادیث ہیں۔ جن کو حضرت مولانا
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اور حضرت علامہ ابن حجر مکی قدس اللہ اسرارہما نے اپنی مشہور تصانیف عالیہ میں تحریر
ہے۔ اور ان کے متعلق اہل سنت کے عقائد حقہ کی پوری توضیح و تشریح فرمائی ہے۔ ایسی مقدس ہستیوں کو معا
دشمنان اہلبیت بتانا کسی سُنّی کا کام تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ البتہ اشتہار نویس اور اس کے ہم مشرب یزیدیوں ہی کا ہو سکتا۔
یزید پلید کے نام کے ساتھ رضہ کے حروف یعنی رضی اللہ عنہ لکھتا ہے۔ جس کو کوئی سُنّی گوارا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح
ناصبی نے محمود یزید کو فاضل مصنف اور محقق بتا کر اس کی قصیدہ خوانی کی ہے۔ کیا کسی سُنّی کے نزدیک ایسا شخص بھی کر
مدح و ثنا کا مستحق ہو سکتا ہے جو سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں بعض حدیثوں کے غلط معنی اور مراد لے کر ا
یہ نتیجہ نکالے کہ معاذ اللہ آپ واجب القتل تھے اور آپ کی موت جاہلیت کی موت ہوئی۔ نیز یہ کہ یزید کی مخالفت میں آپ کا
غلط تھا اور اپنی اس غلطی ہی کے سبب سے آپ خود ہلاک ہوئے وغیرہ وغیرہ۔

کون شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ سُنّیوں کا مذہب ہے جو قرآن و حدیث پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس یزیدی سے کوئی پوچھے کہ
واقعی سُنّی ہے اور عربی کی بڑی بڑی حدیث و تفسیر کی کتابیں سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتا تو کم از کم حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا ار
قرآن مجید مطبوعہ بجنور ہی دیکھ لے۔ جس میں سورۃ احزاب کی آیہ تطہیر کی تفسیر میں مسند امام احمد بن حنبل کی حدیث کے حوا
لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہؓ علی و حسن و حسین کو ایک چادر میں لے کر فرمایا کہ اللھم ھؤلاء اھل بیتی الخ کہ
اہلبیت ہیں۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہاں تطہیر سے مراد تہذیب نفس، تصفیہ قلب اور تزکیہ باطن کا وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جو کمل او
کو حاصل ہوتا ہے۔ اور جس کے بعد وہ انبیاء کی طرح معصوم تو نہیں بن جاتے ہاں محفوظ کہلاتے ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں کہ گو اس آیت کا نزول بظاہر ازواج کے حق میں ہو۔ اور ان ہی سے تخاطب ہو رہا ہے۔ مگر یہ حض
بطریق اولیٰ اس لقب کے مستحق اور فضیلت تطہیر کے اہل ہیں۔

اس کے علاوہ اشرف المترجمین مولانا اشرف علی صاحبؒ نے اپنے ترجمہ قرآن مجید میں سورہ شوریٰ کی آیت مودۃ
کے شان نزول کی بابت جو تحریر فرمایا ہے وہ بھی اشتہار نویس کی ہدایت کا سبب ہو سکتا ہے۔ اگر واقعی وہ سُنّی ہے
علامہ ممدوح نے اس کے متعلق جو افادہ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے دریافت کیا کہ یا
وہ آپ کے کون سے رشتہ دار ہیں جن کے ساتھ ہم کو محبت رکھنے کا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہؓ، علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ

(بے شمار خوبیوں والا قرآن مجید مطبوعہ حمیدیہ پریس دہلی باہتمام مدیر رسالہ مولوی دہلی) ملاحظہ ہو صفحہ ۵۵ ۷
واضح ہو کہ یہ وہی آیت اور اس کا وہی شان نزول ہے جس کو میں نے کھلی چٹھی کے صفحہ ۱۷ میں حضرت علامہ ابن حجر مکی

صواعق محرقہ سے بروایت ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نقل کیا ہے۔
پھر کون سُنّی ہے جو اس بات پر ایمان نہ رکھتا ہو کہ حضرت مہبط وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہمام حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بابت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ آپ جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔
اب یہ اشتہار نویس بتائے کہ آیا اہل سنت قرآن و حدیث کو مانیں، یا تیرے بے ایمان محقق کی "ٹھوس تحقیق" کو۔ اس ٹھوس تحقیق کو تو اپنے ہی دماغ میں ٹھونسے رہ، سُنیوں سے تجھے کیا مطلب، جن کے مذہب کو تو پہلے ہی چھوڑ چکا اور یزید پلید کا پرستار بن گیا۔ بھلا محمود یزید کو جو خود ناتحقیق ہے، تحقیق اور حق پسندی سے کیا واسطہ؟
"او خویشتن گم است کرا رہبری کند"
ہاں تجھے اختیار ہے اس پر ایمان لائے یا نہ لائے۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ تجھے مرنا تو ہے نہیں پھر اس بات کا۔
اشتہار نویس نے اپنے پیر و مرشد کو فاضل مصنّف بتاتے ہوئے اس کے متعلق جو غیر مہذب اور ناشائستہ الفاظ کا ذکر کیا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس کا پرائیویٹ کیرکٹر امروہہ میں سب کو معلوم ہے اور کھلی چٹھی میں تمہید کے طور پر واقعات کی بنا پر بالاجمال اس کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے تاکہ باہر کے لوگ اس کو ایک دیندار اور راست گو سمجھ کر دھوکا نہ کھائیں۔ پھر اس میں کوئی بات غلط نہیں لکھی جس پر غیر مہذب اور ناشائستہ کا اطلاق کیا جاسکے۔ رہی اس کی ریسرچ اور تحقیق، اس کا یہ حال ہے کہ متعدد علمائے اہلِ سنت ہندوستان و پاکستان کے کامل تحقیق کے بعد اس کا مفتری اور دجّال اور مُبلّغ عقائد گروہ خوارج ہونا طشت از بام کردیا ہے۔ ملاحظہ ہوں وہ تبصرے جو علمائے محققین اہل سنت کی طرف سے ہندوستان کے متعدد اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب اگر کوئی ابوجہل کو یا مسیلمہ کذاب کو جہالت و کفر کے مجسمے نہ مانے اور انھیں حق پسند اور متدین فضلائے دہر بتائے تو اُن کی زبان پر کون تالا چڑھا سکتا ہے۔
واضح ہو کہ میں نے اس تحریر میں یزید کے ساتھ پلید کا لفظ جا بجا استعمال کیا ہے جس کو دیکھ کر شاید اشتہار نویس اور اس کے ہم داستان برافروختہ ہوں۔ مگر چونکہ یہ حضرات ابھی تک سُنّی ہونے کے مُدعی ہیں۔ لہٰذا اُن کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ علمائے کرام اہلِ سنت پر طعن و تشنیع کھول سکیں۔ ملاحظہ ہو۔ تحفہ باب اول جس میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے تحریر فرمایا ہے:۔
"چوں اشقیائے شام و عراق بگفتہ یزید پلید و تحریص
اہل عناد ابن زیاد امام ہمام را در کربلا شہید ساختند"
اسی طرح علامہ نواب صدیق حسن خاں صاحب مقتدائے اہلِ حدیث کے یہ الفاظ حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۵ پر قابلِ ملاحظہ ہیں:۔
"وہنوز اہل مدینہ و اہلِ کوفہ بتسلط یزید پلید راضی نشدہ بودند"
یہاں اگرچہ میری نسبت کسی کے دل میں یہ وہم پیدا ہو کہ میں اس قدر لیاقت نہیں رکھتا کہ خود کوئی مذہبی اور علمی کتاب لکھ سکوں جیسا کہ اشتہار کے عنوان سے مترشح ہوتا ہے اور شاید یہی گمان اشتہار نویس کو میری کھلی چٹھی کی تردید میرے نام سے شائع کرنے کا باعث ہوا ہو، تو اس وہم کے ازالہ کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ خود اشتہار نویس نے اپنے اشتہار کے آخر میں میری دو تصانیف شائع ہونے کا ادعائے باطل کیا ہے، اس لئے ہرگز یہ شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ میں نے اپنی کھلی چٹھی کو کسی دوسرے شخص سے

لکھوایا ہو۔ جبکہ میں بقول اشتہار نویس دو تصانیف کا مُصنّف ہوں۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی دوسرے اہل علم نے خود
میرے نام سے اس کو منسوب کر دیا ہو۔ لیکن اگر بالفرض یہی واقعہ ہو تو اس طریقہ عمل کو دھوکہ بازی سے تعبیر کرنا اول
کی حماقت ہو گی۔ کیونکہ اکثر علما و شعرا اپنے کلام کو اپنے شاگردوں کے نام سے منسوب کر دیتے ہیں۔ دُور کیوں جا
خود حضرت محدث دہلوی جناب شاہ عبدالعزیز صاحب جیسے عالم شریعت و طریقت نے کتاب تحفہ اثناعشریہ کو تصنیف
خود فرمایا اسے منسوب کر دیا اسے کسی غیر شخص مسمی بہ حافظ غلام حلیم کی طرف۔ اگر باور نہ ہو تو ملاحظہ ہو کتاب فتاوائے عزیز
جلد اول مطبوعہ مجتبائی دہلی کا صفحہ ۱۲۹ جس میں جناب شاہ صاحب قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایں کتاب (تحفہ اثنا عشریہ) را بتصنیف حافظ غلام حلیم بن شیخ
قطب الدین احمد بن شیخ ابوالفیض نوشتہ ام"

لہٰذا اگر اس امر کو کوئی احمق ایک انوکھی اور عجیب بات سمجھے تو اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ سبق ہم لوگوں نے ایک
سے سیکھا ہے۔ اس میں دھوکہ بازی کیا ہوئی اور حیرت و استعجاب کا کیا موقع ہے۔ حکمائے ربّانی کا قول ہے" انظر الی ما قال
تنظر الی من قال" یہ دیکھو کہ کیا کہا۔ یہ مت دیکھو کہ کس نے کہا۔

حیرت ہے کہ اشتہار نویس میرے رسالہ کھلی چھٹی کی اشاعت کو منافقت سے تعبیر کرتا ہے اور یہ نہیں بتاتا کہ اس میں کسی جگہ منا
سے کام لیا گیا ہے۔ حالانکہ جو بات میں نے لکھی ہے اس کی سند قرآن و حدیث اور عقائد مسلمہ اہل سنت سے دی گئی ہے۔
منافقت وہ ہے جس پر وہ خود عامل ہے۔ یعنی اپنے کو سُنی ظاہر کرتا ہے اور حقیقت میں وہ سُنی نہیں بلکہ ایک پکا خارجی اور یزید
جو اپنے افعال و کردار سے اہل سنت کو بدنام کر رہا ہے اور یہی نفاق کی تعریف ہے" فی قلوبھم مرض" دل میں کچھ زبان
جس پر خود اُس کا یہ گھڑا ہوا اشتہار شاہد ہے۔

یہاں مجھ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث یاد آ گئی۔ جو صحیح مسلم شریف جلد ۲ کتاب صفات الم
میں منقول ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ" آنحضرت صلعم نے حضرت صدیقہ رضؓ کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ شیطان ہر شخص کے
رہتا ہے۔ اس پر حضرت صدیقہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ
مگر میرے پروردگار نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ میرے ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا ہے"
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شیطان تو ہر شخص کے ساتھ رہتا ہے مگر اشتہار نویس کے ساتھ جو شیطان ہے وہ اسی قسم کا شیطا
ہوتا ہے جس کا ذکر سورۂ انعام کے چودھویں رکوع میں خداوند عالم نے اس طرح فرمایا ہے:۔

"اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں کو دشمن ٹھیرا دیا جو بناوٹی باتیں ایک دوسرے کے کان
پھونکتے ہیں تاکہ لوگوں کو دھوکا دیں"

چونکہ اشتہار نویس کا دھوکا دینا اور آیات الٰہی کا چھپانا ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے لامحالہ ہر شخص کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ا
ساتھ جو شیطان ہے وہ بہت ممکن ہے کہ یا تو محمود یزید کی متجسس جھپٹ میں آکر یزیدی ہی بن گیا ہو، یا عامر دیوبندی کی ناپاک تجلی
کے جسم کے اندر وہ شریر دیو بند کر دیا ہو، تو میں اس شیطان رجیم اور اس کے اعوان و انصار پر لعنت بھیجتا ہوں۔ کیونکہ سورۂ بقر کے انیسویں

خداوند عالم فرماتا ہے کہ :-

"جن لوگوں کا یہ شیوہ ہے کہ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو سچائی کی روشنیوں اور رہنمائیوں میں سے ہم نے نازل کی ہیں۔ باوجودیکہ ہم نے لوگوں کے جاننے اور عمل کرنے کے لئے انھیں کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے تو یقین کرو کہ وہ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرتے ہیں اُن پر لعنت کرنے والے"

لہٰذا میں اس سُنّت الٰہی کے بموجب ایسے منافقین و کاذبین پر دوبارہ لعنت کرتا ہوں اور لاحول پڑھتا ہوں۔ آپ بھی لاحول پڑھئے

فلاحول ثم لاحول

فقیرِ بے نوا ——— علی احمد امروہوی

ٹ :- میری دو تازہ تصانیف "شجرہ ملعونہ کا پس منظر" اور "حضرت ہندہ جگر خوارہ" عنقریب منظر عام پر آنے والی ہیں انتظار کیجئے۔

المشتہر :- علی احمد امروہوی ۱۲۶۴ حویلی حسام الدین۔ بلیماران دہلی

آخر میں اسقدر اور عرض کر دوں کہ اشتہار نویس چونکہ پردہ نشین ہو کر غائب ہے۔ اس لئے میں مجبور ہوں کہ کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ مگر اسقدر چیلنج دیتا ہوں کہ اگر واقعی حلال طریقہ سے اُس کی ولادت ہوئی ہے تو ضرور وہ میری اس تحریر کا جواب دے گا۔ مگر میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر دنیا بھر کے یزیدی اس کے معاون و مددگار ہو جائیں تاہم ناممکن ہے وہ اس کا کوئی معقول جواب دے سکے جس سے ناظرین اُس کے ولادت کا خود فیصلہ کر سکیں گے۔

"قابلِ دید ہے اُس شوخ کی رسوائی بھی
پردہ پردے ہی میں کمبخت جو رسوا ہو جائے"

(دستخط)

علی احمد الحنیفی
۲۱ جنوری ۶۲ء

(جید برقی پریس دہلی)